بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

# روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

یوم جمعہ — قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۲۹ ربیع الثانی ۱۳۸۸ھ — ۲۶ وفا ۱۳۴۷ ہش — ۲۶ جولائی ۱۹۶۸ء | نمبر ۱۶۷

85

## اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۲۵ وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

---

○ ربوہ ۲۵ وفا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کل بھی نماز مغرب کے بعد مسجد مبارک میں تشریف فرما رہ کر سورۃ الاحزاب کی آیت قُلْ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَعْصِمُکُمْ مِّنَ اللّٰہِ اِنْ اَرَادَ بِکُمْ سُوْٓءًا اَوْ اَرَادَ بِکُمْ رَحْمَۃً کی پُر معارف تفسیر کا سلسلہ جاری رکھا۔ حضور نے کل بھی سورۃ الاحزاب کی متعدد دیگر آیات کی روشنی میں ان افعال کو وضاحت سے بیان فرمایا جن کی وجہ سے انسان اللہ کی رحمت سے محروم ہو کر اس کی طرف سے گرفت اور سزا کا مستحق قرار پاتا ہے۔ حضور نے گزشتہ دو دنوں کے درس میں گیارہ ایسے افعال کی وضاحت فرمائی۔ حضور کی یہ مجلس عرفان نصف گھنٹہ سے زائد عرصہ تک جاری رہی۔ آئندہ درسوں میں حضور انشاء اللہ العزیز ان اعمال کی وضاحت فرمائیں گے۔ جن سے انسان اللہ تعالیٰ کی رحمت کا مورد بنتا ہے۔

---

○ تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں کی انتظامیہ کمیٹی کے مندرجہ ذیل ممبران کا انتخاب حضور نے منظور فرمایا ہے۔ احباب علاقہ ان سے تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(۱) خواجہ عبد الکریم صاحب ڈار (۲) چوہدری سلطان علی صاحب (۳) خواجہ محمد سرفراز صاحب ایڈووکیٹ (۴) چوہدری بشیر احمد صاحب داتہ زیدکا (۵) چوہدری فیض احمد صاحب امیر جماعت چندر کے ولولہ (۶) سیٹھ محمد امین صاحب قلعہ سوبھا سنگھ (۷) چوہدری محمد شریف صاحب میانوالی (۸) حاجی فیض احمد صاحب گھٹیالیاں (۹) سید غلام احمد نثار پریذیڈنٹ جماعت گھٹیالیاں (۱۰) پرنسپل صاحب تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں (بحیثیت عہدہ) بطور سیکرٹری کام کریں گے۔

(نظارت تعلیم ربوہ)

---

○ ماہ وفا اب ختم ہونے کو ہے۔ لیکن ابھی تک بہت سی مجالس خدام الاحمدیہ کی طرف سے ماہ احسان کا چندہ مرکز میں نہیں پہنچا۔ قائدین حضرات سے درخواست ہے کہ جلد از جلد وصول شدہ رقم مرکز کو ارسال کریں۔ اور آئندہ ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ تک وصول شدہ رقم مرکز کو ارسال کر دیا کریں

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

○ نئی مجالس انصار اللہ جو سال رواں میں قائم کی گئی ہیں ناظمین کرام ان کی فہرست ارسال مرکز فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(قائد تجنید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

---

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# نماز اُس وقت حقیقی نماز کہلاتی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ سے سچا اور پاک تعلق ہو

## اگر انسان سچے اخلاص اور وفاداری کا نمونہ نہیں دکھلاتا تو اس کی نمازیں اور دوسرے اعمال بے اثر ہیں

"نماز اُس وقت حقیقی نماز کہلاتی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ سے سچا اور پاک تعلق ہو اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور اطاعت میں اس حد تک فنا ہو اور یہاں تک دین کو دنیا پر مقدم کر لے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں جان تک دے دینے اور مرنے کے لئے تیار ہو جاوے۔ جب یہ حالت انسان میں پیدا ہو جائے اس وقت کہا جائیگا کہ اس کی نماز نماز ہے۔ مگر جب تک یہ حقیقت انسان کے اندر پیدا نہیں ہوتی اور سچے اخلاص اور وفاداری کا نمونہ نہیں دکھلاتا اس وقت تک اس کی نمازیں اور دوسرے اعمال بے اثر ہیں۔

بہت سی مخلوق ایسی ہے کہ لوگ ان کو مومن اور راست باز سمجھتے ہیں مگر آسمان پر ان کا نام کافر ہے۔ اس واسطے حقیقی مومن اور راستباز وہی ہے جس کا نام آسمان پر مومن ہے دنیا کی نظر میں خواہ وہ کافر ہی کیوں نہ کہلاتا ہو حقیقت میں یہ بہت ہی مشکل گھاٹی ہے کہ انسان سچا ایمان لاوے اور خدا تعالیٰ کے ساتھ کامل اخلاص اور وفاداری کا نمونہ دکھلاوے جب انسان سچا ایمان لاتا ہے تو اس کے بہت سے نشانات ہوتے ہیں۔ قرآن شریف نے سچے مومنوں کی جو علامات بیان کی ہیں وہ ان میں پائی جاتی ہیں۔ ان علامات میں سے ایک بڑی علامت جو حقیقی ایمان کی ہے وہ یہی ہے کہ جب انسان دنیا کو پاؤں کے نیچے کچل کر اس سے اس طرح الگ ہو جاتا ہے جیسے سانپ اپنی کینچلی سے باہر آجاتا ہے۔ اسی طرح پر جب انسان نفسانیت کی کینچلی سے باہر آجاتا ہے تو وہ مومن ہوتا ہے اور ایمان کامل کے آثار اس میں پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ فرمایا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّ الَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔ یعنی بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جو تقوٰے اختیار کرتے ہیں اور جو تقوٰے سے بھی بڑھ کر کام کرتے ہیں یعنی محسنین ہوتے ہیں تقویٰ کے معنی ہیں بدی کی باریک راہوں سے پرہیز کرنا۔ مگر یاد رکھو کہ نیکی اتنی نہیں ہے کہ ایک شخص کہے کہ میں نیک ہوں اس لئے کہ میں نے کسی کا مال نہیں لیا۔ نقب زنی نہیں کی چوری نہیں کرتا بدنظری اور زنا نہیں کرتا۔ ایسی نیکی عارف کے نزدیک ہنسی کے قابل ہے کیونکہ اگر وہ ان بدیوں کا ارتکاب کرے اور چوری یا ڈاکہ زنی کرے تو وہ سزا پائے گا پس یہ کوئی نیکی نہیں جو عارف کی نگاہ میں قابل قدر ہو بلکہ اصلی اور حقیقی نیکی یہ ہے کہ نوع انسان کی خدمت کرے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں کامل صدق اور وفاداری دکھلائے اور اس کی راہ میں جان تک دینے کو تیار رہو۔" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۴۱ تا ۲۴۲)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ ر وفا ۱۳۴۷ ہش

# انسانی زندگی کے حصول کے وسائل

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آج سے ۹۰ سال پہلے اس امر کو قرآن و حدیث کی روشنی میں ثابت کر دیا تھا کہ موجودہ زمانہ میں جو برائیاں پھیلی ہوئی ہیں اور فساد فی البر والبحر کا جو عالم دنیا پر مسلط ہے۔ اس کی واحد وجہ یہی ہے کہ انسان نے بجائے زندگی کے حقیقی مقصد یعنی معرفتِ الٰہیہ کے چھوٹے چھوٹے دنیوی مقاصد کو سامنے رکھ لیا ہے۔ اور اس طرح گمراہی کا طوفان برپا ہو گیا ہے۔

بے شک اس وقت بھی بعض ایسے لوگ تھے جو مادیاتی ذہنیت کے انجام سے خائف تھے اور اس وقت بھی اس ذہنیت کے نتائج ہمارے سامنے بعض صورتوں میں کھل کر آ گئے تھے۔ دراصل یہی زمانہ جب مادیاتی الحاد کو بطور عقیدہ کے اور بطور مذہب کے اختیار کر لیا گیا تھا۔ ازمنہ وسطیٰ میں ہی اس کا آغاز ہو گیا تھا۔ جب دانایانِ فرنگ نے عیسائی مذہب کی غیر معقول باتوں کو چھوڑ کر سراسر مادیاتی نقطۂ نظر اختیار کر لیا تھا۔ اور تمام علوم و فنون کی تحقیقات سے علوم روحانی کے اصولوں کو منہا کر دیا تھا۔ یہاں تک کہ علم الاخلاق کی بنیاد بھی عقلیت پر قائم کرنے کی جدوجہد شروع کر دی تھی۔ یورپ کے دانشوروں نے تجرباتی اور مشاہداتی فکرِ انداز اگرچہ مسلمان اہلِ علم حضرات سے حاصل کیا تھا مگر انہوں نے بجائے صحیح مذہب کا راستہ اختیار کرنے کے الحادی طریق اختیار کر لیا اور روحانیت کو قومی سطح سے تو بالکل ہی خارج کر دیا۔ اور انفرادی فکر و غور کی بنیاد بھی مادیات پر قائم کر دی۔ چنانچہ تمام علوم کا جائزہ از سرِ نو لیا گیا۔ اور جہاں جہاں تجربہ اور مشاہدہ کی منزل ختم ہو گئی۔ وہاں وہاں فل سٹاپ لگا دیا۔ اور آگے جانا اپنے حدودِ موضوع سے غلط قرار دیا۔ چنانچہ ایک فرانسیسی عالم نے جب ابن خلدون کے مقدمہ تاریخ کا ترجمہ فرانسیسی میں کیا تو اس نے مقدمہ میں سے وہ حصے حذف کر دیئے جن میں ابن خلدون نے قرآن و حدیث سے استدلال کیا تھا۔ اور ان کو نعوذ باللہ فضول قرار دیا۔ حالانکہ اگر یہ فرانسیسی عالم غور کرتا تو ابن خلدون نے جہاں آیات اللہ اور احادیث نبوی سے استدلال کیا تھا۔ ان پر غور کرنے سے مغربی دنیا مذہب کے حقیقی تصور سے بھی واقف ہو سکتی تھی۔ مگر عیسائیت کے تجربہ سے اس دانائے فرنگ نے اسلام کی معقول تعلیمات کو بھی نظر انداز کر دیا اور وہ بھی اپنے ہم عصر دانشمندوں کے ساتھ خالص مادہ پرستی کے ماحول میں تحقیقات علوم معاشیہ پر غور کرنے میں لگا رہا۔

افسوس ہے کہ یہ ایسا وقت تھا کہ کاش اہلِ علم حضرات یورپ میں تبلیغ اسلام کے لئے گھس جاتے اور بہت ممکن تھا کہ یورپ خالص مادہ پرستانہ دہریت سے بچ نکلتا۔ بے شک بعض مغربی دانشمندوں نے سائنس اور نئے فلسفۂ زندگی کے نتائج سے متاثر ہو کر مذہب پر بھی غور کیا۔ مگر چونکہ ان کے سامنے مذہب کا صرف وہ تصور تھا جو عیسائیت نے پیش کیا تھا اور اسلام کی حقیقت سے نا آشنا تھے۔ قدرتی طور پر جب وہ توہم پرستی سے آزاد ہوئے تو انہوں نے عیسائیت کے بے بنیاد اصولوں کو عقلی دلائل سے ثابت کرنے کی کوشش کی اور آج تک کوشش جاری ہے۔ لیکن اس کا نتیجہ الٹا نکل رہا ہے۔ چنانچہ موجودہ مغربی ذہن عیسائیت کو ایسا رنگ دینے کی کوشش کر رہا ہے۔ جو حقیقت میں مذہب کی نفی پر محمول ہے۔ البتہ اس کا ایک فائدہ یہ ضرور ہوا ہے۔ کہ اب آہستہ آہستہ یورپ عیسائیت کے پھندے سے آزاد ہو رہا ہے۔ اور وہ لا الٰہ تک پہنچ گیا ہے۔ مگر مادہ پرستانہ ذہنیت کا سب سے بڑا نقصان یہ ہوا ہے۔ جو آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ انسان اللہ تعالیٰ سے بالکل لاتعلق ہو گیا ہے اور زندگی کے حقیقی واحد مقصد کا رشتہ ہاتھ سے کھو بیٹھا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن حکیم و احادیث نبوی کی روشنی میں زندگی کا مقصد معرفتِ الٰہیہ کو پیش کر کے الحاد و دہریت کے سینے میں ایسا خنجر پیوست کر دیا ہے۔ جس کے زخم کا اندمال نہیں۔ اور ہمیں یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد ہی ان مغربی اقوام کو

إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ

کی حقیقت سے آشنا کر دے گا اور وہ زندگی کے حقیقی مقصد کی اہمیت محسوس کر کے اس کے حصول کے لئے جدوجہد میں مصروف ہو جائیں گے۔

جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صرف زندگی کے حقیقی مقصد کو ہی پیش کر کے بس نہیں کر دی بلکہ آپ نے "اسلامی اصول کی فلاسفی" ہی میں ان ذرائع کی بھی تشریح فرما دی ہے۔ جو معرفت الٰہیہ کے مقصد کے حصول کے لئے لازمی ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

"ہاں اگر یہ سوال ہو کہ یہ مدعا کیونکر اور کس طرح حاصل ہو سکتا ہے اور کن وسائل سے انسان اس کو پا سکتا ہے۔ پس واضح ہو کہ سب سے بڑا وسیلہ جو اس مدعا کے پانے کے لئے شرط ہے وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو صحیح طور پر پہچانا جائے اور سچے خدا پر ایمان لایا جائے۔ کیونکہ اگر پہلا قدم ہی غلط ہے۔ اور کوئی شخص مثلاً پرند یا چرند یا عناصر یا انسان کے بچہ کو خدا بنا بیٹھا ہے۔ تو پھر دوسرے قدموں میں اس کے راہِ راست پر چلنے کی کیا امید ہے سچا خدا اس کے ڈھونڈنے والوں کو مدد دیتا ہے۔ مگر مردہ مردہ کو کیونکر مدد دے سکتا ہے۔ اس میں اللہ جل شانہ نے خوب تمثیل فرمائی ہے۔ اور وہ یہ ہے:

لَهُ دَعْوَةُ الْحَقِّ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ لَا يَسْتَجِيبُونَ لَهُم بِشَيْءٍ إِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ إِلَى الْمَاءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهِ وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ۔

یعنی دعا کرنے کے لائق وہی سچا خدا ہے جو ہر ایک بات پر قادر ہے اور جو لوگ اس کے سوا اوروں کو پکارتے ہیں وہ کچھ بھی ان کو جواب نہیں دے سکتے۔ ان کی مثال ایسی ہے کہ جیسا کوئی پانی کی طرف ہاتھ پھیلا دے کہ اے پانی میرے منہ میں آ جا۔ تو کیا وہ اس کے منہ میں آ جائے گا ہرگز نہیں۔ سو جو لوگ سچے خدا سے بے خبر ہیں ان کی تمام دعائیں باطل ہیں۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۶۰/۱۶۱)

---

## رباعی

یہ بزمگہِ کون و مکاں کس کی ہے؟
عماریٔ ہفت آسماں کس کی ہے؟
مدت سے ہے منتظر ستاروں کی نگاہ
یہ راہگزارِ کہکشاں کس کی ہے؟

سید احمد اعجاز

86

# اسپرنٹو زبان

(محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ لائلپور)

(۱)

ڈاکٹر زمین ہوف ایک ماہر لسانیات تھے۔ وطن کے لحاظ سے روسی۔ مذہبًا یہودی اور پیشے کے لحاظ سے معالجِ امراضِ چشم۔

ڈاکٹر موصوف ۱۸۵۹ء میں بمقام بیالی ستاک پیدا ہوئے۔ کئی شہروں میں وہ بطور معالج امراض چشم پریکٹس کرتے رہے اور ۱۹۱۷ء میں بمقام وارسا ان کی وفات ہوئی۔

ڈاکٹر موصوف کو یہ خیال پیدا ہوا کہ ایک ایسی زبان ہونی چاہیئے جس کے ذریعہ سے یورپ کے مختلف ممالک میں گفتگو اور کاروبار کیا جا سکے۔ اس غرض کے پیشِ نظر انہوں نے ۱۸۸۷ء میں ایک زبان تالیف کی۔ اس کے متعلق ان کی پہلی کتاب جب شائع ہوئی تو مؤلف نے اپنا قلمی نام "ڈاکٹر اسپرنٹو" ظاہر کیا تھا۔ اسی نسبت سے یہ زبان "اسپرنٹو" کہلائی۔

(۲)

ڈاکٹر موصوف نے اس زبان کی ترتیب و تالیف کے لئے مندرجہ ذیل طریق کار اختیار کیا۔

(الف) یورپ کی ہر ایک اہم زبان سے مادے یعنی روٹ یا دھاتو فراہم کئے گئے جن کی مجموعی تعداد ۲۶۴۲ الفاظ ہیں۔

(ب) ان الفاظ کے ہجا میں کچھ ترمیم کی گئی۔ اور بالعموم الفاظ کو صوتی شکل میں لکھا گیا لیکن اصل مادے یا رُوٹ میں کوئی تبدیلی نہ کی گئی۔ مثلاً VANQUISH کی بجائے VENK اور CRUSE کی بجائے KRUC لکھا گیا۔

(ج) کچھ سابقے (پریفکس) اور لاحقے (سفکس) ایجاد کئے گئے مثلاً BO سابقہ ہے۔ اُس رشتہ کے اظہار کے لئے جو بیاہ شادی کے ذریعہ سے قائم ہو۔ دراصل یہ بھی عربی لفظ (باہ۔ بمعنی نکاح۔ شادی) ہے۔ اسی طرح SEN، MAL، ME سابقے ہیں۔ نفی اور سلب کے لئے dis - eks وغیرہ بھی سابقے ہیں۔

اسی اسلوب پر بعض لاحقے (یعنی سفکس) بنائے گئے مثلاً IL۔ اسم آلہ کے لئے۔ IN۔ علامت تانیث کے لئے۔ وغیرہ۔ اصل مادوں پر یہ سابقے اور لاحقے ضم کر کے مختلف مفہوم پیدا کئے گئے۔

(د) دو دو یا تین تین مادوں کو جوڑ کر مرکب الفاظ بنائے گئے۔

(ﮦ) کچھ گرامر کے اصول بنائے گئے جن کے واسطے سے مفرد یا مرکب الفاظ کے نئے مفہوم کو سمجھا جا سکے غرضیکہ مندرجہ بالا طریق پر "اسپرنٹو" زبان کی ترتیب و تدوین کی گئی تاکہ مختلف ملکوں میں ایک مشترک زبان اظہار مدعا کے لئے کام دے سکے۔ خصوصًا کاروباری معاملات انجام پذیر ہو سکیں۔

اسپرنٹو زبان کے مفرد اور مرکب الفاظ کی بنیاد مندرجہ بالا ۲۶۴۲ رُوٹ ہیں جو ڈاکٹر زمین ہوف نے یورپ کی مختلف اہم زبانوں سے فراہم کئے تھے۔

(۳)

شاید بعض لوگ خیال کرتے ہوں کہ ڈاکٹر زمین ہوف نے ایک نئی زبان بنائی۔ یہ بات بالکل غلط ہے۔ اور ہم اوپر ظاہر کر چکے ہیں کہ اسپرنٹو یورپ کی مختلف زبانوں کی معجون مرکب ہے۔ یا یوں کہو کہ یہ یورپ کی اُردو ہے۔ اور بہرحال پرانی تیلیوں کو منڈھ کر ہی یہ قندیلِ زبان تیار ہوئی ہے۔ یہ کوئی نو ایجاد چیز نہیں ہے بلکہ ایک تالیف ہے۔

میکس ملر (۱۸۲۳ - ۱۹۰۰) کا یہ قول بالکل درست ہے۔ اور یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جس طرح اس کائنات میں کوئی شخص ایک ذرّے کا بھی اضافہ نہیں کر سکا۔ بعینہٖ اسی طرح کوئی شخص کوئی ایک نیا رُوٹ بھی نہیں بنا سکا۔

اور ظاہر ہے کہ زبان نام ہے ایک شائع متعارف یا رائج چیز کا۔ نہ کہ کسی کے معہود ذہنی یا مہملات کا۔ جو کہ شائع اور رائج نہیں۔

(۴)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

فَاِنَّ تَکَلُّمَھُمْ مَا حَصَلَ اِلَّا بِالْعَرَبِیَّۃِ وَلَیْسَ لَفْظٌ عِنْدَھُمْ اِلَّا مِنْ ھٰذِہِ اللُّھْجَۃِ

یعنی اُن کو (غیر زبانوں کو) صرف عربی کے ذریعہ سے بولنا حاصل ہؤا ہے۔ اور ان کے پاس

بجز اس کے ایک لفظ بھی نہیں

(منن الرحمٰن صفحہ ۶۶)

اسپرنٹو کے کثیر الفاظ انگریزی زبان سے لئے گئے ہیں اور انگریزی زبان بجائے خود دنیا کی کثیر زبانوں کے الفاظ کا مجموعہ ہے۔ اسپرنٹو میں یورپ کی کثیر زبانوں کے الفاظ شامل ہیں اس لئے مترادفات کی بڑی کثرت ہے۔ یہ مترادفات اسپرنٹو میں یکجا ملتے ہیں۔ اور تحقیق کے لئے ایک سہولت پیدا کرتے ہیں۔

خاکسار نے جب اسپرنٹو کے مذکورہ بالا سرمایہ پر غور کیا اور مرکب الفاظ کا تجزیہ کیا تو اسپرنٹو کے تمام مادے اور مترادفات اصول و قواعد کے ماتحت عربی مادوں پر آ ٹھہرے۔ اور یہ عالمگیر اصول کہ

لَیْسَ لَفْظٌ عِنْدَھُمْ اِلَّا مِنْ ھٰذِہِ اللُّھْجَۃِ

ایک حسابی صداقت کی طرح ثابت ہوا۔

اسپرنٹو کے مندرجہ بالا سرمایہ کے پیشِ نظر اسپرنٹو کا عربی سے ماخوذ ہونا ثبوت ہے اس امر کا کہ یورپ کی تمام زبانیں عربی پر مبنی ہیں۔ گویا ہاتھی کے پَیر میں سب کا پَیر۔ کیونکہ

"عربی کے الفاظ وہ الفاظ ہیں جو خدا کے منہ سے نکلے ہیں، اور دُنیا میں فقط یہی ایک زبان ہے جو خدائے قدوس کی زبان اور قدیم اور تمام علوم کا سرچشمہ اور تمام زبانوں کی ماں اور خدا کی وحی کا پہلا اور آخری تخت گاہ ہے۔ خدا کی وحی کا پہلا تخت گاہ اس لئے کہ تمام عربی خدا کا کلام تھا۔ جو قدیم سے خدا کے ساتھ تھا۔ پھر وہی کلام دنیا میں اُترا اور دُنیا نے اس سے اپنی بولیاں بنائیں۔ اور آخری تخت گاہ اس لئے لُغت عربی ٹھہری۔ کہ آخری کتاب خدا تعالیٰ کی جو قرآن شریف ہے عربی میں نازل ہوئی۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۳۲)

یہ امر کہ دنیا نے عربی سے اپنی بولیاں بنائیں اس طرح ثابت ہے کہ عربی مادوں پر پریفکس اور سفکس لگائے گئے۔ اور مفرد الفاظ سے مرکب الفاظ ترتیب دئے گئے جب کہ اسپرنٹو اور سنسکرت وغیرہ دُنیا کی تمام زبانوں میں یہ بات پائی جاتی ہے۔

اس مختصر میں یہ گنجائش نہیں ہے کہ ہزاروں مثالوں کے ذریعہ سے اصول و قانون کی رو سے اسپرنٹو کے عربی سے ماخوذ ہونے کو واضح اور مبرہن کیا جا سکے کیونکہ یہ مضمون صرف ایک تعارفی نوٹ سے زیادہ نہیں ہے۔ بہرحال چند مثالیں بطور نمونہ درج ذیل ہیں:-

(۱) TRIMI-ga کانپنا
ترعّج - غصّے سے کانپنا۔

(۲) AMAR تلخ - امّر - تلخ بنانا

(۳) CIPS-el چُست
قفقص - پھرتیلا ہونا

(۴) CIER لکھنا - سفر - لکھنا

(۵) DRAS گاہنا - درس - گاہنا

(۶) FAUK جبڑا - فک - جبڑا

(۷) HEL روشن - ھل - چمکنا

(۸) KOVRI-lo ڈھکنا
غفر - چھپانا - آلہ

(۹) KOFR ٹوکرا - قفیر - ٹوکری

(۱۰) KORV کوا - غراب - کوا

خاکسار محمد احمد مظہر
لائل پور

---

## قطعات

زمیں سنگیں ہے دُور آسماں ہے
کہاں ہے نصرتِ حق تُو کہاں ہے؟
مصائب میں کہیں بیدل نہو جائے
ترا بندہ ضعیف و ناتواں ہے

---

خدایا کھول دَر، تُو در کُشا ہے
خدایا رہ دکھا، تُو رہ نما ہے
بجز تیرے مَیں تھاموں ہاتھ کس کا؟
یہاں فانی ہیں سب تُو لافنا ہے

سعید احمد اعجاز

اذکروا موتاکم بالخیر

# میری دُعاگو والدہ

(مکرم ملک بشارت احمد صاحب جوئیہ۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان)

میری والدہ محترمہ و مکرمہ امۃ الرحمٰن بیگم صاحبہ زوجہ ملک رسول بخش صاحب اوورسیر پنشنر آف ڈیرہ غازی خان جو حضرت صوفی غلام محمد صاحب امرتسری صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صاحبزادی تھیں اور منٹو خاندان سے تعلق رکھتی تھیں۔ ۱۱ رمئی ۱۹۶۸ء بوقت شام سات بجے دل کے اچانک دَورے کی وجہ سے وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ۱۲ رمئی کو ان کا جنازہ بذریعہ ٹرک ربوہ لے جایا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے نمازِ عصر کے بعد نمازِ جنازہ پڑھائی اور اس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

مکرمہ والدہ صاحبہ مرحومہ ایک لمبے عرصہ سے خاکسار کے ہاں مقیم تھیں۔ اللہ تعالیٰ کا بڑا ہی شکر و احسان ہے کہ اس نے بندہ کو اُن کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

وہ مجھ سے میری بیوی سے اور میرے چاروں بچوں سے بہت خوش تھیں۔ اُن کی عام صحت ٹھیک تھی مگر جلسہ سالانہ سے واپسی کے دو ماہ بعد ان کو دل کی تکلیف شروع ہو گئی۔ یہاں ماہر ڈاکٹروں کا علاج میسر تھا۔ افاقہ بھی ہو گیا۔ اپنی اس بیماری کے آغاز میں اُن کو "داغِ مفارقت" کی آواز آئی۔ بہت صدقہ و خیرات کیا مگر رضائے الٰہی کے آگے سرِ تسلیم خم کرنا ہی عبودیت کا حق ہے۔

میری بزرگ والدہ مرحومہ مغفورہ بہت نیک۔ پارسا۔ خدا ترس۔ غریب پرور پابندِ صوم و صلوٰۃ۔ تہجد گذار اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کا صحیح معنوں میں درد رکھنے والی خاتون تھیں۔ خاکسار کو ربوہ پہنچنے کے بعد ان کی نمازِ جنازہ سے قبل جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ سے شرفِ باریابی حاصل ہوا تو حضور پُر نور نے فرمایا "مرحومہ دعاگو خاتون تھیں" وہ ہمیشہ دعا کیا کرتی تھیں کہ ان کا آخری وقت خاکسار کے ہاتھوں میں ہو اور اللہ تعالیٰ جانکنی کی مشکل کو آسان کر دے اور یہ کہ وہ بہشتی مقبرہ میں دفن ہوں۔ الحمد للہ کہ انکی نہ صرف یہ دعائیں قبول ہوئیں بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے ان کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔

میرے واقفکار دوست اس بات کے بخوبی شاہد ہیں کہ والدہ محترمہ کو مجھ سے غیر معمولی محبت تھی۔ ان کی محبت میں کسی قسم کا لالچ۔ طمع۔ نفس پرستی اور حرص نہ تھی۔ بعض اوقات دُنیا میں ایسا بھی ہوتا ہے کہ ماں باپ اپنی اولاد کی کسی خامی اور کمزوری کی وجہ سے اپنے آپکو اس کے ہاتھوں غیر محفوظ خیال کرتے ہیں ذیل میں رونما ہونے والے بعض ایسے ہی واقعات کے پیشِ نظر میرے ایک رشتہ دار نے ان سے اِس خدشہ کا اظہار کیا کہ شائد تمہارا اکلوتا لڑکا بعد میں بدل جائے۔ اس سے کچھ نقد روپیہ لے کر اپنے پاس محفوظ رکھو۔ مگر میری شفیق ماں کا جواب یہ تھا کہ اس نے میری خلوص سے خدمت کی ہوئی ہے کیسے ممکن ہے کہ میرا اکلوتا بچہ مجھے بھلا دے۔ اس سے ان کا خدا تعالےٰ کی ذات پر یقین اور اپنی اولاد کی نیک نیتی پر اعتماد ظاہر ہوتا ہے۔ بعض میرے ہم پیشہ اپنے والدین کو اپنے ساتھ رکھنے اور ان کی خدمت کرنے سے گھبراتے ہیں غالباً وہ سمجھتے ہیں کہ شاید ان کی پوزیشن میں فرق آئے گا۔ مَیں تو ان کی اس عادت کو دیکھ کر تعجب کرتا ہوں۔ والدین کی خدمت کا حکم تو بڑے زور سے قرآنِ پاک میں آیا ہے۔

مَیں نے جونہی ہوش سنبھالا والدہ محترمہ کو تہجد کی نماز پڑھتے ہی دیکھا۔ بلکہ میری گہری نیند ان کی آہ و پکار اور اللہ تعالےٰ کے حضور گڑگڑانے کی وجہ سے کھُل جاتی تھی (اور یہ محض اللہ تعالےٰ کا فضل و احسان ہے کہ اُس نے والدہ محترمہ کی دعاؤں کے طفیل مجھے بھی عبادت کی ہمت اور توفیق دی ہے) سورۃ یٰسین کا ورد کئی بار دن میں کرتیں اور نمازوں کو بڑی باقاعدگی اور التزام سے ادا کرتیں۔ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف بھی بڑی باقاعدگی سے بیٹھتیں۔ اُن کے جاننے والی ایک خاتون کا بیان ہے کہ انہوں نے والدہ محترمہ سے ایک بار دریافت کیا کہ اللہ تعالےٰ آپ پر اس قدر کیوں مہربان ہے اور آپ کو کیوں رؤیا و کشوف جیسی نعمت سے نوازا ہے۔ فرمانے لگیں کہ مَیں نے اَور تو کوئی نیکی نہیں کی نمازیں بہت باقاعدگی سے ادا کیں۔ جسمانی صفائی کا بہت خیال رکھا۔ تہجد ادا کی اور نوافل پڑھنے کی بہت توفیق اور ہمت پائی۔ مجھے خوب یاد ہے اگر مَیں سکول سے ذرا دیر سے گھر آتا تو والدہ محترمہ ایک ہزار نفل کا اللہ تعالےٰ سے وعدہ کرتیں۔ اگر مَیں بیمار ہوتا تو شاید پھر دو ہزار نفل پڑھنے کا بارگاہِ ایزدی میں وعدہ کیا ہوتا۔ اگر کوئی مشکل آ پڑتی یا کوئی مصیبت دُور ہو جاتی تو بھی ہزاروں نفل ادا کرتیں۔ ہم حیران ہؤا کرتے تھے کہ آپ اس قدر نفل کس طرح ادا کر لیتی ہیں۔ صلوٰۃ التسبیح اکثر تہجد کے وقت پڑھا کرتیں۔ اور ایک لمبے عرصہ تک اس میں تواتر اور باقاعدگی کی توفیق پائی۔ بڑے تکرار اور اصرار سے خاکسار کو بھی اس نماز کا عادی بنایا اور پھر بڑی خوش ہؤا کرتیں۔

اللہ تعالےٰ نے ان کو خواب اور کشف جیسی نعمت سے نوازا تھا مگر اسکے باوجود جو بھی ملتا اس کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتیں۔ مَیں یہاں اُن کی بعض خوابوں کا ذکر کرتا ہوں۔

(۱) ۱۹۵۲ء میں میرا رشتہ تلاش کرتے ہوئے ایک جگہ اُن کو لڑکی پسند آئی۔ دعا کی تو اللہ تعالےٰ کی طرف سے آواز آئی کہ "آپ کو بلند اخلاق والی لڑکی مل گئی"۔ شادی کے دس پندرہ سال بعد جب میری والدہ محترمہ کی خدمت کا بیشتر بوجھ میری بیوی کے ذمہ آیا تو پھر اس کی تعبیر صاف طور پر سمجھ میں آئی۔

(۲) جیسا کہ اوپر عرض کر آیا ہوں مجھ سے انہیں بے انتہا محبت تھی۔ میرے لئے انہوں نے خدا تعالےٰ کے حضور گڑگڑا گڑگڑا کر نہ جانے کتنی دعائیں مانگیں ایک دفعہ انہیں خواب میں آواز آئی "تُو نے اپنے بشارت کے لئے جتنی دعائیں مانگی ہیں وہ سب قبول۔ ایس نوں سَتّے خیراں نیں۔ مَیں اس کے سارے کام سیدھے رکھوں گا۔ کچھ اور بھی مانگ"۔ ان کی زندگی کے آخری ایام میں مَیں نے ایک دفعہ گھبرا کر کہا کہ امّی جان آپ کے بعد میرا اس بھری دُنیا میں کون ہو گا۔ فرمانے لگیں کہ بیٹا فکر نہ کرو تمہارے لئے (اور صادقہ کے لئے جو میری خالہ زاد بہن ہے) مَیں اتنی دعائیں کر چلی ہوں کہ یہ کبھی بھی ختم نہ ہوں گی بلکہ تمہاری اولادوں کے حق میں بھی یہ پوری ہوتی رہیں گی۔ اے خدا تُو ایسا ہی کر آمین۔

(۳) ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ کے دوران خاکسار سیالکوٹ میں تھا۔ لڑائی دن بدن شدت اختیار کرتی جارہی تھی مَیں نے والدہ محترمہ کو اور بیوی بچوں کو ربوہ بھجوا دیا۔ اس وقت یہ محاذ اَور محاذوں کی طرح خون اور خاک میں لت پت تھا۔ میری بوڑھی ماں اپنے اکلوتے بچے کے لئے سخت بیقرار ہو کر اللہ تعالےٰ کے حضور سجدہ ریز تھی کہ خدایا میرے بچے کی حفاظت کرنا۔ اسے ہر بلا سے محفوظ رکھنا۔ اللہ تعالےٰ نے اپنی بندہ پروری اور ذرہ نوازی کے تحت بشارتاً آواز دی کہ "پاکستان محفوظ رہے گا"۔ والدہ محترمہ نے شکر ادا کیا مگر ایک کمزور دل ماں کو پھر بھی اپنے بچے کے متعلق تشفی نہ ہوئی۔ پھر گڑگڑائی منت سماجت کی۔ حضرت رسولِ اکرمؐ کا واسطہ دیا تو پھر آواز آئی "سیالکوٹ کا محاذ حفاظت میں رہے گا"۔ اس نے پھر شکرانہ ادا کیا مگر وہ تو اپنے لڑکے کے متعلق مثبت جواب کی متلاشی تھی۔ پھر بارگاہِ ربّ العزت میں عرض کی کہ حضور آپ کی بڑی مہربانی۔ بڑا شکریہ۔ مگر سیالکوٹ میں تو ماؤں کے ہزاروں فرزند ہیں۔ میرے فرزند کا کیا ہو گا۔ قربان جاؤں اُس ذاتِ عالی پر جو والدین سے کہیں زیادہ پیار کرتی ہے۔ والدہ محترمہ کو اطمینان دینے کی خاطر کہا "تیرا بیٹا امان میں رہے گا"۔ اس کے بعد اُن کو اس قدر سکون اور چین نصیب ہؤا کہ جو ہمدرد لوگ ان سے خاکسار کے متعلق دریافت کرتے کہ بشارت کہاں ہے اور کیسا ہے تو بڑے آرام سے کہتیں سیالکوٹ میں خیریت سے ہے۔ لوگ ایک بڑھیا اور کمزور ماں کی زبان سے جس کا اکلوتا بچہ آگ اور خون کی ہولی کھیل رہا ہو یہ جواب سُنکر حیران ہوتے۔ یہی کیفیت خاکسار کی بھی تھی۔ لڑائی میں حفاظتی پہلو کو مدِّ نظر رکھنا ہر حالت میں ضروری ہے۔ مگر میرے پر قطعاً کسی قسم کا خوف و ہراس اور پریشانی نہ تھی۔ میرے ایک رفیقِ کار مجھ سے کہنے لگے بھئی آپ کو ڈر کیوں نہیں لگتا۔

تو میرا ان کو یہی جواب تھا کہ میرے ساتھ میری کمزور بوڑھی ماں کی طاقتور دعا ہے اللہ تعالیٰ کا جس قدر شکر ادا کروں کم ہے۔ کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اپنے سفر یورپ کے دوران ایک عیسائی عورت کے اس سوال پر کہ عیسائی اور مسلمان میں کیا فرق ہے؟ اپنے جواب مبارک کی وضاحت میں اور "قبولیت دعا" کے ثبوت میں والدہ محترمہ کی اس خواب کا بھی ذکر فرمایا تھا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

۵۔ فارغ وقت میں استغفار اور درود شریف کا ورد کرتی رہتیں۔ اسی طرح دورانِ سفر بہت کم بولتی تھیں۔ فرمایا کرتیں کہ میں ریل گاڑی یا بس کی جس طرف بیٹھتی ہوں۔ سفر کے شروع ہوتے ہی ایک فرشتہ میرے ساتھ ساتھ چلتا ہے۔ وہ آتے ہوئے السلام علیکم کہتا ہے اور سفر کے ختم ہونے پر خدا حافظ، کہہ کر چلا جاتا ہے نیز فرمایا ایک دفعہ میں نے ڈرتے ڈرتے ہمت کی کہ آپ کون ہیں تو اس نے کہا کہ میں آپ کی حفاظت کے لئے فرشتہ مقرر ہوا ہوں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

میری پیاری اور بزرگ والدہ کے واقفیت کا رعب اور تعلق داروں کا حلقہ بڑا وسیع تھا۔ وہ ہر ایک سے ہمدردی سے پیش آتیں۔ جن لوگوں کے تعزیت کے خطوط آرہے ہیں۔ اُن سے جس محبت کا اظہار ہو رہا ہے اُس سے اُنکی شخصیت کا وہ پہلو نمایاں ہو گیا ہے جو مجھ سے ابتک مخفی تھا۔

میری دعا گو والدہ کو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے بے انتہا عشق اور محبت تھی میں اس محبت کا ایک واقعہ سنا کر ان کے ذکرِ خیر کو ختم کرتا ہوں۔ والدہ صاحبہ کو کدو پسند نہ تھے۔ میں نے کچھ عرصہ ہوا ایک حدیث شریف میں پڑھا کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کدو بہت پسند تھے ایک دن میں نے اس کا ذکر ان سے کر دیا۔ پھر انہوں نے اپنی طبیعت پر جبر کر کے کدو بڑے شوق سے کھانے شروع کر دئے۔ بچے اگر کدو نہ کھانے کی ضد کرتے تو فرماتیں میرے پیارے رسولؐ کو یہ بڑے پسند تھے ضرور کھاؤ۔ ریڈیو پر رسولِ مقبولؐ کی نعت سنتے سنتے بے اختیار رونے لگتیں۔ فرمایا کرتی تھیں کہ جب ان کی عمر ۱۴ یا ۱۵ سال کی تھی اور یہ اپنے ابا محترم حضرت صوفی غلام محمد صاحب امرتسری کے ساتھ گورداسپور مقیم تھیں ایک بار حضرت اماں جانؓ اور میاں ناصر (یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) وہاں تشریف لائے اور ہمارے ہاں قیام کیا۔ والدہ محترمہ کو حضرت میاں ناصر احمد صاحب کے ہاتھ وضو کروانے ابھی تک اچھی طرح یاد تھے کہنے لگیں جب شام ہوئی تو حضرت اماں جانؓ کا کمرہ الگ تیار کروا دیا گیا۔ پھر حضرت اماں جانؓ نے کہا ایک لڑکی میرے کمرے میں رات کو سوئے۔ اس پر بہت سی مخلص نوجوان لڑکیوں نے اپنے آپ کو پیش کیا لیکن خدا تعالیٰ کے فضل و احسان کے قربان حضرت اماں جانؓ نے میری طرف اشارہ کر کے کہا کہ یہ لڑکی میرے کمرے میں سوئیگی۔ اور اس طرح میں ایک مکمل رات اس بابرکت ہستی کے ساتھ کمرے کے اس فرش پر سوئی جہاں انہوں نے تمام رات نمازیں پڑھیں اور دعائیں کیں۔ ذالک فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ

میں یہاں پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس محبت پیار۔ شفقت اور ذرہ نوازی کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ جس کا اظہار حضور پرنور نے مجھ سے فرمایا۔ جیسا کہ اوپر عرض کر چکا ہوں حضور نے نماز جنازہ سے قبل خاکسار سے تعزیت کی اور دریافت فرمایا کہ میرے اور کتنے بھائی ہیں۔ میرے عرض کرنے پر کہ حضور میں والدہ محترمہ کا اکلوتا لڑکا ہوں۔ مجھے ایسے محسوس ہوا جیسے حضور پُرنور میرے لئے دعا کر رہے ہیں۔ پھر ۱۲ مئی کے چند روز بعد کا واقعہ ہے کہ محترم برادرم شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن اپنے کسی کام کے سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ شیخ صاحب کے بیان کے مطابق حضور پُرنور کافی دیر تک والدہ مکرمہ کا ذکرِ خیر کرتے رہے۔ خاکسار کے متعلق دریافت فرماتے رہے کہ اس کے کتنے بچے ہیں۔ کتنے لڑکے کتنی لڑکیاں۔ سبحان اللہ لاکھوں کی جماعت کا امام جس کے ذمہ دعوتِ اسلام اور پیغام احمدیت کو دنیا کے کناروں تک پہنچانا ہے وہ اپنے ایک ادنیٰ۔ کمزور حقیر خادم کے متعلق اس قدر غم کا اظہار فرماتا ہے اور اس قدر توجہ سے استفسار کرتا ہے۔ اپنے مریدوں سے اس قدر لگاؤ و پیار۔ محبت اور اُنس انسانی کوشش کا نتیجہ نہیں بلکہ یقیناً اللہ تعالیٰ کی طرف سے ودیعت کی ہوئی روحانی توجہ اور خلوص کی وجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور پُرنور کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔

احباب میری والدہ کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرتے ہوئے ان کے درجات بلند کرے اور انہیں

# قُرب ترا محال ہے سوزِ دوام کے بغیر

ملتی ہیں تیری نعمتیں درہم و دام کے بغیر
قُرب ترا محال ہے سوزِ دوام کے بغیر

تیرے سرورِ عشق سے کوئی نہ پا سکا نصیب
نالۂ صبح کے بغیر، گریۂ شام کے بغیر

ڈھونڈ رہے ہیں جا بجا لوگ سکونِ زندگی
تیرے ہی ذکر کے سوا تیرے ہی نام کے بغیر

اُس پہ ہزار ہا سلام جس نے دیا سرورِ زیست
بربط و چنگ کے بغیر، بادۂ و جام کے بغیر

خلوتِ شاخسار میں کتنا جمیل ہے یہ پھول
منظرِ عام سے پرے جلوۂ عام کے بغیر

دامنِ کوہسار میں گرمِ سفر ہے آبِ جو
پست و بلند راہ میں لغزشِ گام کے بغیر

آخرِ شب سجود میں کون مرے قریب ہے؟
چاندنی سی فضا میں ہے ماہِ تمام کے بغیر

تیرے حضور بندگی میری حیات کا کمال
بندۂ آستاں ہوں میں درہم و دام کے بغیر

سعید احمد اعجاز

## درخواست ہائے دُعا

خاکسار کی پھوپھی صاحبہ جو مبلغ ملکانہ محترم مولوی افضال احمد صاحب مرحوم بھاگلپوری کی بیٹی ہیں۔ گزشتہ ایک سال سے دماغی عارضہ میں مبتلا ہیں۔ بزرگانِ سلسلہ اور احباب کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے اور میرے پھوپھا اور والد صاحب کی پریشانیوں اور مشکلات کو دور کرے۔ آمین۔

حبیب احمد شاہد ربوہ

۲۔ میری والدہ صاحبہ ۳ روز سے بعارضہ پیچش بخار و ضعف قلب بیمار ہے احباب جماعت صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(ناصرہ پروین ربوہ)

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتیوں میں جگہ دے وہ ساری عمر اسی مقام کے لئے دعائیں مانگتی رہیں

## ویٹرنری اسسٹنٹ سرجن درکار ہیں

شرائط:- امیدوار پاکستانی ہو۔ اینیمل ہسبنڈری کالج کا گریجویٹ بی۔ایس۔سی (بی۔ای ایس۔سی) یا کسی اور یونیورسٹی کا گریجویٹ (ایم۔آر۔سی) ہو۔ حیدرآباد ڈویژن میں تقرری ہوگی۔ ملازمت مستقل ہوگی۔ عمر ۲۰ سال سے کم اور ۲۸ سال سے زائد انٹرویو کے وقت نہ ہو۔ پسماندہ علاقہ و اقوام کے امیدوار ۳۰ سال کی عمر والے بھی درخواست دے سکتے ہیں۔

درخواست کے کوائف: نام۔ ولدیت۔ پیدائش کی جگہ پر مشتمل ہو اور سرٹیفکیٹ سب مصدقہ ہوں۔ درخواست وصولی کی آخری تاریخ ۳۱؍۷؍۶۸ انٹرویو ۵؍۸؍۶۸ ۸ ½ بجے صبح۔ اصل سرٹیفکیٹ ہمراہ لائیں (تعلیم، عمر، جائے پیدائش اور ڈومی سائل کے متعلق)

درخواست اور انٹرویو کا پتہ۔ ڈائریکٹر انیمل ہسبنڈری حیدرآباد ڈویژن حیدرآباد

(پ۔ٹ ۶۸-۷-۲۲)

(ناظر تعلیم)

**زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے**

development target

## ہمارا مطمع نظر — ترقیاتی منصوبے

آپ بھی شرکت کیجئے

# ۲ نئے قرضے

جاری ہو رہے ہیں۔ ان میں لگایا ہوا روپیہ ملک کی ترقی میں معاون ثابت ہوگا اور آپ کی رقم اچھے منافع سے واپس مل جائے گی۔

### ۵ ¼ فیصد قرضہ ۱۹۷۵ء
(اجراء ثانی)

تاریخ اجراء ----- ۲۷ جولائی ۱۹۶۸ء
(صرف ایک دن کے لئے)

قیمت اجراء ----- ۰۰،۱۰۰ روپے

تاریخ ادائیگی ----- ۱۵ جولائی ۱۹۷۵ء

### ۵ ½ فیصد قرضہ ۱۹۸۵ء

تاریخ اجراء ۲۷ جولائی ۱۹۶۸ء تا اطلاع ثانی

قیمت اجراء:-

(ا) ۲۷ جولائی تا ۳ اگست ۱۹۶۸ء --- ۰۰،۱۰۰ روپے

(ب) ۵ اگست تا ۱۰ اگست ۱۹۶۸ء --- ۱۱،۱۰۰ روپے

اور بعد ازیں ہر ہفتے گیارہ پیسے فی صد روپے اضافے کے ساتھ تا اطلاع ثانی۔

تاریخ ادائیگی ---- ۲۷ جولائی ۱۹۸۵ء

**قرضے کی درخواستیں:**

(۱) قرضے کی درخواستیں سو روپے یا سو سے تقسیم ہونے والی رقوم کے لئے ہونی چاہئیں۔

(۲) درخواستیں مقررہ فارم پر دی جائیں اور ان میں قرضے کا نام، کل رقم، تمسکات کی اقسام جو درکار ہوں، درخواست کنندہ کا پورا نام اور پتہ، نیز اس پبلک ڈٹ آفس، ٹریژری یا سب ٹریژری کا نام بھی درج ہو جہاں درخواست کنندہ کو منافع کی ادائیگی مطلوب ہو۔

**درخواستیں ان جگہوں پر وصول کی جائیں گی۔**

(ا) اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے دفاتر واقع کراچی، لاہور، راولپنڈی پشاور، لائلپور، کوئٹہ، ڈھاکہ، چٹاگانگ، کھلنا اور بوگرا۔

(ب) جہاں اسٹیٹ بینک آف پاکستان کا دفتر موجود نہ ہو وہاں نیشنل بینک آف پاکستان کی شاخیں اور

(ج) جہاں اسٹیٹ بینک آف پاکستان کا دفتر یا نیشنل بینک آف پاکستان کی شاخ موجود نہ ہو وہاں سرکاری خزانہ۔

جاری کردہ:- **وزارت مالیات حکومت پاکستان**

D.P.P. NATIONAL 873

# ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

## گیارہ ہزار ٹن روسی چینی آج پہنچ جائے گی۔

کراچی ۲۴ جولائی۔ روس سے گیارہ ہزار دو سو ٹن مزید چینی آج یہاں پہنچ جائے گی۔ اس طرح اب تک روس اور پولینڈ سے پاکستان میں درآمد ہونے والی چینی کی مقدار تیس ہزار پانچ سو ٹن ہو جائے گی۔ روس سے آٹھ ہزار ۸ سو ٹن چینی گزشتہ ماہ کے پہلے ہفتہ میں پاکستان پہنچی تھی۔ اس کے کچھ دنوں بعد پولینڈ سے دس ہزار پانچ سو ٹن چینی یہاں پہنچی تھی۔

## اس سال کیلے کی پیداوار ۳۳ فی صد زیادہ ہو گی۔

راولپنڈی ۲۴ جولائی۔ ر ڈ ی بے کہ اس سال کیلے کی پیداوار پچھلے سال کی نسبت ۳۳ فی صد زیادہ ہوگی۔ اس سال کیلا ۷ لاکھ ۹ ہزار ۸ سو ٹن ہوگا جب کہ پچھلے سال ۵ لاکھ ۴۴ ہزار ۱ سو ٹن ہوا تھا۔ کیلا ملک کے دونوں صوبوں میں ہوتا ہے۔

## اسرائیل کے خلاف بعد عالم اسلام کا متحدہ محاذ

کراچی ۲۴ جولائی۔ عرب ملک نے اس حقیقت کو تسلیم کر لیا ہے کہ اسرائیل کے مقابلے کے لئے محض عرب کا محاذ کافی نہیں رہے گا اور عرب علاقوں کو یہودیوں کے تسلط سے آزاد کرانے کے لئے ایک عالمگیر اسلامی تحریک ضروری ہے اس غرض سے کچھ عرب حمائک نے ایشیا کے بعض اسلامی ملکوں سے نامہ و پیام شروع کر دیا ہے۔ اور پاکستان ان میں سر فہرست ہے۔ خیال ہے اس ضمن میں وزیر خارجہ میاں ارشد حسین کو عنقریب بعض ملکوں کا دورہ کرنے کی دعوت دی جائیگی

## راجیہ سبھا میں زبردست ہنگامہ

نئی دہلی ۲۴ جولائی۔ بھارت کی راجیہ سبھا میں کل زبردست ہنگامے اور شور و غل کے درمیان پاکستان کو روسی اسلحہ کی فراہمی کے سوال پر بحث شروع ہو گئی۔ یہ بحث پارلیمنٹ کے ۲۹ ارکان کی قرارداد پر شروع ہوئی تھی۔ اپوزیشن کے ارکان نے حکومت کی خارجہ پالیسی پر سخت نکتہ چینی کی اور مطالبہ کیا کہ روس پہ دباؤ ڈال کر پاکستان کی فوجی امداد رکوائی جائے بعض ارکان نے روس کے خلاف نہایت تلخ الفاظ استعمال کئے۔ اور روس سے بھارت کے تعلقات پہ نظر ثانی کا مطالبہ کیا۔

## بمبئی میں بھی مظاہرے شروع ہو گئے

نئی دہلی ۲۴ جولائی۔ کلکتہ اور نئی دہلی کے بعد کل بمبئی میں بھی پاکستان کو روسی اسلحہ کی فراہمی کے خلاف نعرے لگائے اور روسی اسلحہ کی فراہمی کے خلاف زبردست مظاہرہ ہوا۔ مظاہرین نے روس کے خلاف نعرے لگائے اور روسی اخبارات اور رسائل کو نذر آتش کیا۔ پولیس نے ہجوم کو منتشر کرنے کے لئے لاٹھی چارج کے علاوہ آنسو گیس کا استعمال بھی کیا جس سے متعدد افراد زخمی ہو گئے۔

پاکستان کو روسی اسلحہ کی فراہمی کے فیصلہ کے خلاف زبردست مظاہرے ہو رہے ہیں۔

## بھارتی حکام کے لئے نئی پریشانی

نئی دہلی ۲۴ جولائی۔ بھارت میں ماؤزے تنگ کی کتابوں نے بھارتی کسٹم حکام کو مصیبت میں مبتلا کر رکھا ہے یہ چھوٹی چھوٹی سرخ رنگ کی کتابیں جن میں ماؤزے تنگ کے نظریات درج ہیں ہر روز سینکڑوں کی تعداد میں ہانگ کانگ لندن اور پیرس سے دھڑا دھڑ بھارت پہنچ رہی ہیں۔ جن لوگوں کے نام یہ کتابیں بھیجی جا رہی ہیں۔ ان میں ادیب صحافی، آرٹسٹ اور طلباء بھی شامل ہیں۔ ان میں ایسے لوگ بھی ہیں جو کمیونسٹ نظریات کی مخالفت کے لئے مشہور ہیں بھارتی کسٹم حکام کا کہنا ہے کہ ہم ان کتابوں کی روک تھام کی جتنی کوشش کرتے ہیں اتنے ہی زور شور سے ان کا داخلہ بڑھ رہا ہے۔

## امریکہ چیکوسلواکیہ میں مداخلت نہیں کریگا

واشنگٹن ۲۴ جولائی۔ امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر ڈین رسک نے روس کے اس الزام کی تردید کی ہے کہ امریکہ چیکوسلواکیہ کے معاملات میں مداخلت کر رہا ہے واضح رہے کہ روس کے سرکاری اخبار پراودا نے یہ الزام لگایا تھا کہ امریکہ کی فوجیں چیکوسلواکیہ میں موجود ہیں اس کے جواب میں مسٹر رسک نے کہا کہ امریکہ کسی صورت میں بھی مداخلت نہیں کرنا چاہتا۔

# امانت تحریک جدید کی اہمیت

## سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ امانت تحریک جدید کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یہ چیز چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے۔ اور اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی۔

غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے۔ کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں"

(افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

# سالانہ ترقی خانہ خدا کے لئے!

جن مخلصین نے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کی تعمیل میں اپنی پہلی سالانہ ترقی ملنے پر تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے صدقہ جاریہ میں حصہ لیا ہے۔ ان کی تازہ فہرست درج ذیل ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والاخرۃ۔ دیگر ملازمین بھی سیدنا حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد بابرکت پر اپنی سالانہ ترقی خانہ خدا کے لئے ادا کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین۔

| | | |
|---|---|---|
| ۲۷ | مکرم ماسٹر بشیر حیات صاحب نائب مدرس چک ۱۷۲ ضلع ملتان | ۵ روپے |
| ۲۸ | مکرم بشیر احمد صاحب خادم کارکن نظارت علیا ربوہ | ۱ " |
| ۲۹ | مکرم حکیم علی احمد صاحب معلم جماعت احمدیہ ربوہ | ۴ " |
| ۳۰ | " سید سراج الدین صاحب بھکڑ ضلع میانوالی | ۴ " |
| ۳۱ | " محمد یوسف صاحب کارکن دفتر آڈٹ صدر انجمن احمدیہ ربوہ | ۴ " |
| ۳۲ | " محترمہ طلعت منیر صاحبہ گوجرہ ضلع لائل پور | ۱۴ " |
| ۳۳ | " ماسٹر نذیر احمد صاحب نانوڈوگر ضلع شیخوپورہ | ۱۰ " |
| ۳۴ | محترمہ خالدہ ادیبہ فاطمہ صاحبہ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول | ۱۰ " |

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

## ضرورت ہے

ایک کار ڈرائیور۔ ایک جیپ ڈرائیور۔ ایک ٹریکٹر ڈرائیور جو کہ لائسنس یافتہ ہوں۔ نظارت امور عامہ یا مقامی امیر صاحب کا تعارفی خط ضرور ساتھ لائیں۔ انٹرویو یکم اگست بروز جمعرات ہوگا۔

محمود احمد منیجر اٹک ٹکسٹائل۔ چاندنی چوک امین آباد۔ لائل پور۔

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں

# اعمال کی خوبی یا برائی جزا سزا کے عقیدہ سے تعلق رکھتی ہے

## جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ اپنے بُرے اعمال کو بھی اچھا سمجھتے ہیں

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورۃ النمل کی آیت اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَۃِ زَیَّنَّا لَھُمْ اَعْمَالَھُمْ فَھُمْ یَعْمَھُوْنَ ؁ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"وہ جو لوگ اخروی زندگی پر ایمان نہیں رکھتے ہم نے اُن کے اعمال اُن کو خوبصورت کر کے دکھائے ہیں۔ جس کی وجہ سے وہ اپنے بُرے اعمال کو بھی اچھا سمجھ رہے ہیں۔ اور گمراہی میں بھٹکتے پھرتے ہیں۔

اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے کفار کی بدعملی اور ان کے انکار کی بنیادی وجہ آخرت کا انکار قرار دیا ہے اور بتایا ہے کہ چونکہ یہ لوگ کسی جزا سزا کے قائل نہیں اس لئے انہیں اپنے اعمال کے متعلق کبھی فکر پیدا نہیں ہوتا اور نہ صداقت پر غور کرنے اور اپنے اعمال و کردار کا جائزہ لینے کا انہیں کبھی احساس ہوتا ہے۔ اگر انہیں یقین ہوتا کہ ہمیں ایک روز اپنے اعمال کی جوابدہی کے لئے اللہ تعالےٰ کے حضور حاضر ہونا پڑے گا اور ہمارے ناپسندیدہ اعمال ہمیں گرفت میں لے آئیں گے۔ تو اُن کا رویہ بالکل اور ہوتا۔ اور ان کے اندر خشیت اور سنجیدگی کے جذبات نمایاں ہوتے مگر اب چونکہ گرفت کا احساس ان کے اندر نہیں پایا جاتا اس لئے ان کے دل ایسے غبی ہو گئے ہیں کہ وہ اپنے ناروا افعال میں بھی ایک لذت اور سرور محسوس کرتے ہیں اور ان کو قابل نفرت چیز قرار دینے کے بجائے قابل تعریف سمجھنے لگ گئے ہیں۔ آخر دُنیا میں کیوں کوئی شخص کسی سانپ کے سوراخ میں اپنا ہاتھ نہیں ڈالتا۔ کیوں وہ جلتی ہوئی آگ میں نہیں کود جاتا۔ کیوں وہ شیروں کی کچھار میں اپنے آپ کو نہیں پھینک دیتا۔ کیوں وہ زہر کا جام اپنے ہونٹوں سے نہیں لگاتا۔ اسی لئے کہ وہ سمجھتا ہے کہ اگر میں نے سانپ کے سوراخ میں اپنا ہاتھ ڈالا تو میری موت یقینی ہے اگر میں جلتی ہوئی آگ میں کودا تو میرا جھلس جانا یقینی ہے اگر میں نے اپنے آپ کو شیروں کی کچھار میں ڈال دیا تو میری ہلاکت یقینی ہے اگر میں نے زہر کا پیالہ اپنے مونہہ سے لگایا تو میرا مر جانا یقینی ہے پھر اگر ایسا ہی ایمان کسی شخص کا آخرت پر بھی ہو تو وہ کب کسی گناہ کا دلیری کے ساتھ ارتکاب کر سکتا ہے گناہوں پر دلیری اور نبیوں کے انکار کی بڑی وجہ یہی ہوتی ہے کہ آخرت کا یقین دل میں نہیں ہوتا۔ انسان بڑی دلیری سے کہہ دیتا ہے کہ:-

"ایہہ جہان مٹھا اگلا کن ڈِٹھا"

یعنی اس جہان کے تو مزے ہمیں لوٹنے دو۔ اگلا جہان کس نے دیکھا ہے کہ ایک اَن دیکھے دن کے لئے ابھی سے ہم ان لذائذ کو ترک کر دیں۔ غرض اعمال کی خوبی یا بُرائی صرف جزا سزا کے عقیدہ سے تعلق رکھتی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے اس جگہ فرمایا ہے کہ جو لوگ آخرت کو نہیں مانتے وہ اپنے بُرے اعمال کو بھی اچھا سمجھتے ہیں۔ نیکی اور بدی میں وہ اصولاً کوئی فرق نہیں کر سکتے۔ کیونکہ جب نتیجہ کوئی نہیں نہ اچھے کام کا کوئی انعام ہے اور نہ بُرے کام کی کوئی سزا ہے تو پھر کسی فعل کا اچھا اور کسی کا بُرا ہونا کیا معنے رکھتا ہے"

(تفسیر کبیر سورہ النمل صفحہ ۳۰ ، ۳۱)

## لجنہ اماء اللہ لاہور کا جلسہ سیرۃ النبیؐ

مورخہ ۲۷ جولائی بروز ہفتہ بوقت ۸½ بجے صبح مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ لاہور میں لجنہ اماء اللہ کے زیر اہتمام مستورات کا جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم منعقد ہو رہا ہے لاہور کی احمدی بہنیں زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس میں شامل ہو کر مستفید ہوں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ حلقہ دہلی گیٹ - لاہور)

## حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہیدؓ کی سب سے بڑی بہو محترمہ بی بی صاحبہ وفات پا گئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی سب سے بڑی بہو محترمہ بی بی صاحبہ ۸ روفا ۱۳۴۷ ہش مطابق ۸ جولائی ۱۹۶۸ء بوقت ۹ بجے صبح بنوں میں بعمر ۸۱ سال وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت شہید مرحوم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے سب سے بڑے صاحبزادے محترم صاحبزادہ محمد سعید صاحب مرحوم کی اہلیہ تھیں۔

آپ کا جنازہ حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہیدؓ کے فرزندان محترم صاحبزادہ ابوالحسن صاحب قدسی اور محترم صاحبزادہ محمد طیب صاحب، مرحومہ کے فرزند میجر صاحبزادہ محمد ہاشم صاحب اور دیگر افراد خاندان ۹ روفا کی صبح کو بنوں سے ربوہ لائے۔ پونے بارہ بجے محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری ناظر اصلاح و ارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں نفل عمر تعلیم القرآن کلاس کے طلباء اور دیگر مقامی احباب شریک ہوئے۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ چنانچہ جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر مرحومہ کی نعش کو وہاں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر مکرم سید عزیز احمد صاحب شاہجہانپوری سلسلہ مقامی نے دعا کرائی۔

مرحومہ کا رشتہ حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اپنے ہی خاندان میں خود اپنی حیات میں اپنے سب سے بڑے صاحبزادے محترم صاحبزادہ محمد سعید صاحب مرحوم سے کیا تھا آپ کے دوسرے صاحبزادگان کی شادیاں آپ کی شہادت کے عرصہ بعد ہوئیں۔ مرحومہ نے حضرت شہید مرحوم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی شہادت کے بعد آپ کے خاندان کی طویل نظر بندی کے زمانہ میں صبر و استقامت کا بہت اعلیٰ نمونہ دکھایا اور آپ کے خاندان کی خدمت کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ اور جملہ مصائب و مشکلات میں دیگر افراد خاندان کے ساتھ برابر کی شریک رہیں۔ مرحومہ کے شوہر محترم صاحبزادہ محمد سعید صاحب نے نظر بندی اور قید و بند کی صعوبتیں اٹھا کر ۱۹۱۸ء میں وفات پائی۔ اس وقت سے لے کر ۱۹۶۸ء میں اپنی وفات تک آپ نے بیوگی کا یہ طویل زمانہ جو نصف صدی سے زائد عرصہ پر پھیلا ہوا تھا بہت صبر و شکر کے ساتھ گزارا۔ آپ بہت مخلص احمدیہ کی فدائی عابدہ اور زاہدہ دعا گو پرہیزگار اور سخی خاتون تھیں۔ آپ نے دو صاحبزادیاں اور ایک فرزند مکرم میجر صاحبزادہ محمد ہاشم صاحب اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

ادارہ الفضل محترم صاحبزادہ ابوالحسن صاحب قدسی، محترم صاحبزادہ محمد طیب صاحب مکرم میجر صاحبزادہ محمد ہاشم صاحب اور خاندان حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہیدؓ کے خاندان کے جملہ دیگر افراد کے ساتھ دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور آپ کو اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب عطا فرمائے نیز آپ کی صاحبزادیوں اور صاحبزادے اور دیگر افراد خاندان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو آمین اللّٰھم آمین۔

## درخواست دُعا

اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے مکرم ملک محمد صدیق صاحب واہ کینٹ کو پانچ لڑکیوں کے بعد ۲۶ ہجرت ۱۳۴۷ ہش لڑکا عطا فرمایا ہے جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے محمد محمود تجویز فرمایا ہے۔ قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو صحت والی عمر کے ساتھ نیک صالح اور خادم دین۔ اور اپنے والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

۲- میری اہلیہ چند یوم سے بیمار ہیں احباب کرام و صحابہ حضرت مسیح موعودؑ سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار غلام رسول معلم اصلاح و ارشاد ڈیلم کوٹ ڈاکخانہ حافظ آباد - ضلع گوجرانوالہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷